2019年5月13日ジャング紙ラホール版1面

حتمی منظوری IMF بورڈ دیگا، 39 ماہ میں رقم ملے گی، عالمی و ایشیائی بینک سے بھی 3 ارب قرض، اگلے بجٹ میں اہم مالیاتی قدم، رعایتوں اور خصوصی مراعات کا خاتمہ، بنیادی خسارہ 0.6 فیصد پر لایا جائیگا

IMF سے 6 ارب ڈالرز کا معاہدہ، بجلی مہنگی، ٹیکسوں کا یکساں بوجھ

مانیٹری پالیسی مزید سخت، اسٹیٹ بینک زیادہ آزاد

پاکستان 3 سال میں ڈھانچہ جاتی اصلاحات اور میکرو اکنامک ایجنڈے پر عمل کریگا، اسٹیٹ بینک افراط زر میں کمی پر توجہ مرکوز رکھے گا، مارکیٹ کے ذریعے ایکسچینج ریٹ کا تعین کیا جائیگا، نجی شعبے کی سرگرمیاں مضبوط کرنا ہونگی

ٹیکس پالیسی و انتظامی اصلاحات مضبوط کرنے سے حکومتی فنانسنگ میں بہتری و حکومتی قرضے میں کمی آئیگی، سرکاری اداروں کے خسارے کے خاتمے میں مدد ملے گی، غریب و پسماندہ طبقات کا تحفظ ہوگا، آئی ایم ایف اعلامیہ

آئی ایم ایف کی مجوزہ تبدیلیاں ہمارے مفاد میں، کچھ شعبوں میں چند اشیاء کی قیمتیں بڑھانا ہونگی، 300 یونٹ والے کیلئے بجلی مہنگی نہیں، احساس و بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کیلئے بجٹ میں 80 ارب اضافی رکھیں گے، مشیر خزانہ

اسلام آباد (نمائندگان جنگ، جنگ نیوز) پاکستان اور آئی ایم ایف کے مابین 6 ارب ڈالرز کے قرضہ پیکج کے لیے معاہدہ طے پا گیا ہے جو آئندہ 3 سال 3 ماہ کے دوران اقساط میں پاکستان کو ملے گا، معاہدے کی حتمی منظوری آئی ایم ایف کا ایگزیکٹو بورڈ دے گا۔ بجلی مہنگی ہو گی اور ٹیکسوں کا بوجھ یکساں ہو گا۔ اتوار کو آئی ایم ایف کی جانب سے جاری اعلامیہ کے مطابق آئی ایم ایف کے ساتھ آئندہ 3 سال میں توسیع فنڈ سہولت کے تحت اقتصادی پالیسیوں پر اسٹاف سطح کا معاہدہ طے پا گیا ہے، آئی ایم ایف کے اعلامیہ کے مطابق توسیع فنڈ سہولت انتظامات کا مقصد اتھارٹیز کی مدد کرنا ، اندرونی و بیرونی عدم توازن کو کم کر کے زیادہ مضبوط اور نچلی سطح تک گروتھ کے لیے حکمت عملی، شفافیت میں اضافہ اور سماجی اخراجات کو بڑھانا شامل ہے ، ایک حوصلہ افزا ڈھانچہ جاتی اصلاحات ایجنڈے سے معاشی پالیسیوں پر عملدرآمد سے اقتصادی ترقی اور معیار زندگی میں بہتری آئے گی، پاکستان کے عالمی شراکت داروں کی جانب سے مالی امداد اہم ہو گی جس سے حکام کو ایڈجسٹمنٹ کوششوں میں مدد ملے گی اور میڈیم ٹرم پروگرام اہداف حاصل کیے جاسکتے ہیں، اعلامیہ کے مطابق پاکستان کی درخواست پر آئی ایم ایف مشن ارنسٹو رمیریز ریگو کی قیادت میں 29 اپریل سے 11 مئی کے دوران معاشی اصلاحات پروگرام کے لیے اسلام آباد کا دورہ کیا، دورے کے اختتام پر ارنسٹو رمیریز ریگو کی جانب سے جاری بیان کے مطابق پاکستانی حکام اور آئی ایم ایف ٹیم کے مابین اسٹاف سطح کا معاہدہ طے پا گیا ہے جس کے تحت 39 ماہ کے دوران تقریباً 6 ارب ڈالرز کے توسیع فنڈ معاہدے کے ذریعے امداد فراہم کی جاسکتی ہے ، یہ معاہدہ آئی ایم ایف کی انتظامیہ اور ایگزیکٹو بورڈ کی منظوری سے مشروط ہے جس کے تحت بروقت عملدرآمد اور عالمی شراکت داروں کی مالی امداد کے وعدوں کی تصدیق ہو گی، اعلامیے کے مطابق پاکستان کو معاشی لحاظ سے چیلنجز کا سامنا ہے جس میں گروتھ میں کمی ، بڑھتی ہوئی مہنگائی ، بہت زیادہ قرضہ اور کمزور بیرونی صورتحال ہے ، یہ حالیہ عرصے کے دوران ورثے میں ملنے والی غیر متوازن اور متزلزل معاشی پالیسیوں کی عکاس ہے جن کا مقصد تیزی سے ترقی تھا لیکن خطرناک حد تک اخراجات میں اضافہ اور ڈھانچہ جاتی اور ادارہ جاتی خامیاں وقوع پذیر ہوئیں ، پاکستانی حکام نے ان چیلنجز اور بڑھے پیمانے پر غیر دستاویزی معیشت، انسانی وسائل میں کم اخراجات اور غربت سے نبرد آزما ہونے کی ضرورت کو تسلیم کیا، اس حوالے سے حکومت پہلے ہی مشکل لیکن لازمی اقدامات کا آغاز کر چکی ہے اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی مدد سے معیشت کے استحکام کو ایڈجسٹمنٹ کی گئی، ان کوششوں کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے ، معیشت کو واپس مستحکم راستے پر گامزن کرنے ، اعتماد میں اضافے ، اور خطرات کو تیزی سے کمی کے لیے بیرونی مالیاتی فنانسنگ کے ساتھ فیصلہ کن پالیسیوں اور اصلاحات کرنا ہونگی، اس کے لیے نجی شعبے کی سرگرمیوں کو مضبوط کرنا ہو گا اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے ہوں گے ، توسیع فنڈ پروگرام کی مدد سے اگلے تین سال میں ڈھانچہ جاتی اصلاحات اور میکرو اکنامک ایجنڈے پر عمل کیا جائیگا آئندہ مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں پاکستانی حکام کی جانب سے پہلا اہم مالیاتی حکمت عملی کا قدم اٹھایا جائے گا، بجٹ میں ریونیو کے لیے ٹیکس پالیسی اقدامات ، رعایتوں کے خاتمے اور خصوصی مراعات کے خاتمے اور ٹیکس ایڈمنسٹریشن میں بہتری سے پرائمری خسارے کو جی ڈی پی کے 6.0 فیصد تک لایا جائیگا، اس سے ترقیاتی اخراجات کے لیے ضروری بچت ، بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے فنڈز میں اضافے اور ٹارگٹڈ سبسڈیز میں بہتری کے اہداف حاصل کرنے میں مدد ملے گی اور معاشرے کے غریب اور پسماندہ طبقات کا تحفظ ہو گا، اسٹیٹ بینک آف پاکستان افراط زر میں کمی پر توجہ مرکوز رکھے گا، مہنگائی بڑھنے سے غریب افراد متاثر ہوتے ہیں ، مارکیٹ کے ذریعے ایکسچینج ریٹ کے تعین سے مالیاتی شعبے اور معیشت کے لیے بہتر وسائل مختص کرنے میں اہم کردار ہو گا، پاکستانی حکام پرعزم ہیں کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مینڈیٹ اور آپریشنل آزادی کو مضبوط کیا جائیگا، ایک حوصلہ افزا ڈھانچہ جاتی اصلاحات ایجنڈے سے معاشی پالیسیوں پر عملدرآمد سے اقتصادی ترقی اور معیار زندگی میں بہتری آئے گی ،اس میں ترجیح شعبوں میں سرکاری اداروں کی انتظامی بہتری ، اداروں اور گورننس کی مضبوطی ، انسداد منی لانڈرنگ اور دہشتگردوں تک مالیاتی رسائی روکنے میں مدد ملے گی جبکہ سازگار کاروباری ماحول اور تجارتی سہولتوں کی فراہمی بڑھے گی ، مالیاتی انتظام میں بہتری کے لیے آئندہ آنیوالے قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے تناظر میں حکام صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر موجودہ انتظامات کو متوازن کرنے کے لیے آپشن کی تلاش کریں گے ، آئی ایم ایف ٹیم پاکستان حکام کی جانب سے مہمان نوازی اور تعمیری مذاکرات پر ان کی مشکور ہے۔

اسلام آباد (خبر ایجنسیاں، مانیٹرنگ ڈیسک) وزیراعظم کے مشیر خزانہ ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ نے کہا ہے کہ پاکستان اور عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا جس کے تحت آئی ایم ایف پاکستان کو تین سال کے عرصے کے دوران 6 ارب ڈالرز کے توسیع فنڈ کی سہولت فراہم کرے گا، پاکستان کو 3 سال میں 6 ارب ڈالر زملیں گے جبکہ عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے اضافی 2 سے 3 ارب ڈالرز کم شرح منافع پر ملنے کی توقع ہے، معاہدے پر عملدرآمد آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ کی توثیق کے بعد کیا جائے گا۔ حکومت اور آئی ایم ایف مشن کی ٹیکنیکل ٹیم کے درمیان مذاکرات کے بعد سرکاری میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معاہدے سے ہمارے قرضوں کی ادائیگی کی صورتحال میں بہتری آئے گی، ہماری درآمدات اور برآمدات کا فرق گزشتہ سال 20 ارب ڈالرز تک پہنچ گیا تھا، ہمارے ذخائر میں پچھلے دو سال میں تقریباً 50 فیصد کمی آئی، ہمارے غیر ملکی قرضے 90 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ ڈاکٹر حفیظ شیخ نے کہا کہ اخراجات میں کمی ہمارے اپنے مفاد میں ہے، خسارے میں چلنے والے اداروں کو بہتری کرنا ہمارے مفاد میں ہے، امیر لوگوں کو ملنے والی سبسڈی ختم کرنا ہمارے اپنے مفاد میں ہے، امیر لوگوں سے زیادہ ٹیکس وصولی سے پورے ملک کا فائدہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں طویل عرصے سے بہت ساری چیزیں درست نہیں کی گئیں، آئی ایم ایف کے ساتھ پروگرام کے تحت ڈھانچہ جاتی مسائل کو حل کرنا کا بہترین موقع ہے ، پاکستان میں برآمدات میں اضافہ کا تسلسل کبھی نہیں رہا، بیرونی سرمایہ کاری نہیں آ سکی، ریاستی اداروں کی صورتحال جوں کی توں ہے ، محصولات میں بھی بہتر انداز میں اضافہ نہیں ہوسکا، ہمیں غور کرنا ہے کہ ڈھانچہ جاتی اصلاحات ہمارے مفاد ہے جس کے ذریعے ہم مستقبل میں اپنے عوام کو خوشحالی کی جانب لے جاسکتے ہیں اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان کو مسلسل پائیدار ترقی و خوشحالی کی طرف لے جانے کے لئے یہ اصلاحات ناگزیر ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کئی ایسے شعبے ہیں جہاں ہم اپنی صلاحیت سے زیادہ خرچ کرتے رہے ہیں، ہم نے دنیا کو مالیاتی نظم وضبط کا اشارہ دینا ہے اور ساتھ ساتھ بگڑی ہوئی مالی صورتحال کو بھی درست کرنا ہے، اس کے لئے ہمیں کچھ شعبوں میں چند اشیاء کی قیمتیں بڑھانی ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی ترجیح ہے کہ عام آدمی پر زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بجلی کی قیمت بڑھتی ہے تو 300 یونٹ تک بجلی استعمال کرنے والے صارفین پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑے گا اور بجلی کے تقریباً 75 فیصد صارفین اس زمرے میں آجاتے ہیں جس کے لیے تقریباً 216 ارب روپے سبسڈی کی مد میں رکھے جا رہے ہیں جو پہلے کی نسبت 50 ارب روپے اضافی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس پروگرام کے تحت احساس پروگرام یا بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے لئے آنے والے بجٹ میں 80 ارب روپے اضافی رکھے جارہے ہیں جس سے اس کا بجٹ تقریباً دگنا ہوجائے گا جس کا مقصد عام آدمی کو مشکل دور سے نکالنا ہے تاکہ اسے ریلیف ملے دیا جاسکے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ پاکستان کے لئے آئی ایم ایف کا یہ پروگرام آخری پروگرام ہو گا لیکن اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم اس پروگرام کو کتنی کامیابی سے نافذ کرتے ہیں۔